ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.1.2025

عقیدہ مہدی ونزول مسیح علیہ السلام: تاریخی ارتقاء، فکری انحرافات اور احادیث کی روشنی میں تحقیقی وتنقیدی جائزہ

The Belief in Mahdī and the Descent of ʿĪsā (Jesus, peace be upon him): A Critical and Analytical Study in the Light of Ḥadīth, Historical Evolution, and Doctrinal Deviations

1. ***Kainat Kanwal (Corresponding Author)***
   MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, The University of Lahore (UOL), Lahore, Pakistan.
2. ***Dr. Saima***
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore (UOL), Lahore, Pakistan.

Abstract

The belief in the appearance of Imam Mahdī and the descent of Prophet ʿĪsā (Jesus, peace be upon him) near the end of times is a widely held eschatological concept in Islamic theology. This doctrine, while absent in the explicit wording of the Qur'ān, is extensively supported through multiple authentic ḥadīth narrations to the extent of tawātur *(mass transmission), especially within Sunni traditions. However, across the passage of time, this belief has encountered severe distortion—on one hand, modernist and rationalist circles label it as myth or political invention, while on the other, certain sectarian and revolutionary groups have politicized or personalized the concept for specific agendas, even declaring false Mahdīs. This research critically analyzes the evolution of the Mahdī and Jesus doctrines, tracing their historical development and evaluating the authenticity of relevant ḥadīth reports. It also discusses the emergence of false claimants and the socio-political misuse of the doctrine across different eras. The paper maintains a balanced perspective, neither rejecting the doctrine due to modern skepticism nor falling into speculative interpretations. The study concludes that belief in Mahdī and ʿĪsā's descent holds a significant place in Islamic eschatology and serves as a reminder for ethical reform and justice. However, an over-reliance on this belief without personal and societal responsibility often leads to stagnation. The proper understanding of these doctrines necessitates scholarly rigor and balance to avoid the twin pitfalls of denial and exaggeration.*

Keywords: *Mahdī, Jesus (ʿĪsā), Eschatology, Ḥadīth Authenticity, Sectarian Misuse*

تعارفِ موضوع

عقیدہ مہدی اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اسلامی عقائد میں سے ایک اہم اور معروف عقیدہ ہے جو قربِ قیامت کے واقعات سے تعلق رکھتا ہے۔ اگرچہ قرآنِ کریم میں مہدی کا تذکرہ براہِ راست موجود نہیں، لیکن احادیثِ نبویہ میں اس کا ذکر بکثرت ملتا ہے، یہاں تک کہ محدثین نے اسے تواتر کے درجے تک قرار دیا ہے۔ اس عقیدہ کے متعلق امت میں ہمیشہ سے دو انتہاؤں کا رجحان رہا ہے: ایک طرف بعض جدیدیت پسند حلقے اسے محض سیاسی تخیل یا یہودی و عیسائی افکار سے ماخوذ تصور کرتے ہیں، جبکہ دوسری طرف بعض گروہ اس عقیدہ کو اپنے ذاتی یا فرقہ وارانہ مفادات کے لیے استعمال کرتے ہوئے جھوٹے مہدی یا موعود ہونے کے دعوے بھی کرتے رہے ہیں۔ اس تحقیقی مطالعہ میں ان دونوں انتہاؤں سے ہٹ کر ایک اعتدال پسند، علمی اور دیانت دارانہ تجزیہ پیش کیا گیا ہے، جس میں مہدی اور حضرت عیسیٰؑ سے متعلق تاریخی، فکری اور حدیثی شواہد کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مطالعے کا مقصد اس عقیدہ کو قرآن و سنت کی روشنی میں صحیح تناظر میں سمجھنا اور اس کی حقیقی تعلیمات کو اجاگر کرنا ہے تاکہ امت ان افراط و تفریط سے بچ کر اعتدال کی راہ اختیار کرے۔

مبحث اول: مہدی اور مسیحؑ: مفاہیم، تعارف اور اصطلاحی پس منظر کا تحقیقی جائزہ

1. مہدیؑ کا تعارف:

مهد لنفسه يمهد مهدا. كسب وعمل والمهاد الفراش وفي التنزيل لهم من جهنم مهاد...... مہد لنفسہ سے مراد اس نے کمایا اور عمل کیا اور مہاد بچھونے کو کہتے ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے ان کے لیے جہنم کا بچھونا ہو گا۔ مہدی کے لفظی معنی ہدایت یافتہ، یعنی ایسا شخص جسے خدا نے ہدایت بخشی ہو اسی طرح اللہ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک نام الہادی بھی ہے بمعنی "ہدایت کنندہ۔[1]

حیران کن امر یہ ہے کہ قرآن میں یہ لفظ صیغہ اسم مفعول یعنی "المہدی کے ساتھ کہیں بھی مستعمل نہیں ہے۔ اگرچہ مہدی کے ی میں ہدایت کنندہ ہوتا تو مذکور نہیں البتہ جو شخص خدا کی عطا کردہ رہنمائی میں ہو وہ دوسروں کی ہدایت کا باعث تو بن سکتا ہے اس طرح گویا مھدی کے التزامی مفہوم میں اس سے مراد دوسروں کو ہدایت دینے والا کیا جا سکتا ہے۔

القاموس الوحید کے مؤلف "م،" کی ذیل میں لکھتے ہیں:

مهد الفرش مهداً۔ یعنی بستر بچھانا اور اسے ہموار و برابر کرنا۔ اسی طرح کہا جاتا ہے **مهد لنفسه خيراً۔** اس نے اپنے لیے بھلائی و منفعت حاصل کی اور المھاد ہموار نشیبی زمین کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔ اسی طرح المھا: بمعنی بچے کا گہوارا بھی مستعمل ہے۔[2]

Encyclopedia Britanica کا مقالہ نگار مہدی کے تصور و عقیدہ پر بعنوان Mahdi لمبی بحث کرتا ہے۔ اس کے خیالات کی تلخیص کچھ یوں ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مہدی لفظی اعتبار سے مقدس ہدایت یافتہ شخص کو کہا گیا ہے اور امور آخرت سے متعلقہ علوم میں مہدی وہ شخص ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا۔ اولا یہ عقیدہ اسلام کے ابتدائی ادوار میں مذہبی وسیاسی عروج وزوال کے باعث پیدا ہوتا نظر آتا ہے۔66ھ میں مختار بن ابی عبید ثقفی نے یہ دعوی کیا کہ وہ محمد بن حنفیہ کا جانشین ہے۔ مختار نے واضح طور پر یہ عقیدہ یہودیوں، عیسائیوں یا پھر دونوں سے حاصل کیا جو کہ خود ایک دوسرے مسیحا کے منتظر ہیں اس نظریہ کے ساتھ ہی شیعہ فرقہ کے لوگوں نے مہدی کے عقیدہ کی ترویج و اشاعت شروع کر دی جو سیاہ جھنڈوں کے ساتھ مشرقی خراسان سے ظاہر ہو گا۔ کیونکہ مہدی کا بنیادی کردار زوال کے بعد دوبارہ نجات دہندہ کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔ اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ سیاسی انقلابیوں نے اپنے وقت کی حکومتوں کے خاتمے کے لیے اور سیاسی اثر ورسوخ کے حصول کے لیے یہ دعوی کیا۔[3]

مقالہ نگار کی آراء کا ماخذ ابن خلدون کا مقدمہ ہے اور ابن خلدون کا تصور اس سلسلہ میں کس قدر خامیوں سے پر ہے اس ضمن میں ابن خلدون کا تعاقب اور تبصرہ اگلے صفحات میں پیش کیا جائے گا اور برٹانیکا کے مقالہ نگار کا یہ کہنا کہ یہ عقیدہ 66ھ میں دریافت ہوا تو اصحاب علم پر اس تصور کا حد درجہ باطل ہونا محتاج بیان نہیں، احادیث رسول اور قرون اولی سے اس نظریہ کی واضح توثیق ہوتی ہے کہ مہدی کا عقیدہ تواتر کی حد کو پہنچ چکا ہے۔ کا مقالہ نگار تصور مہدی پر روشنی "Oxford Encyclopedia of Modren Islamic World" اسی طرح ڈالتا ہے وہ "Eschatology" کے عنوان کے تحت یوں لکھتا ہے:

مہدی ‘‘بمعنی’’ ہدایت یافتہ یہ تصور اگرچہ قرآن میں نہیں البتہ بعض اسلامی حلقوں میں مہدی کا عقیدہ آخرت -کے عقائد میں زیادہ اہمیت کا حامل نہیں۔ مہدی گناہوں سے معصوم نہ ہو گا جیسا کہ عیسائی عقیدہ میں مسیح کے متعلق خیال کیا جاتا ہے اور نہ ہی وہ کوئی قومی نجات دہندہ ہو گا جیسا کہ یہودی عقیدہ میں ہے بلکہ وہ تو تمام انسانیت کے لیے سچائی کا خواہاں، انصاف کا علمبر دار ہو گا۔ اسلام کے ابتدائی ادوار میں تو اس عقیدہ کی زیادہ تشہیر نہ ہو سکی مگر سیاسی عدم استحکام کے باعث پھر سے دنیا میں یہ عقیدہ جانا گیا جو اسلام کو اس کی اصل حالت میں واپس لائے گا اگر چی شیعی وسنی تصورات مہدی سے متعلق قطعی مختلف ہے۔ شیعی نقطہ نظر میں مہدی بارہویں امام محمد بن حسن عسکری ہوں گے۔ 873ھ تا 941ھ کے دورانیہ میں کئی مہدویت کے دعویدار پیدا ہوئے اور کئی ایسے کہ جنہوں نے یہ ظاہر کیا کہ عنقریب مہدی کا ظہور ہوا چاہتا ہے مگر ابھی تک مہدی ظاہر نہیں ہوئے۔ مہدی مکہ میں کعبہ کے پاس ظاہر ہوں گے ان کے ساتھ ہی کئی علامات کا ظہور ہو گا اگرچہ سنی و شیعی تصورات مہدی سے متعلق خاصے مختلف ہیں مگر دونوں اس پر متفق ہیں کہ مہدی دنیا کو امن، انصاف اور دولت سے بھر دیں گے ان کا دور قیامت سے قبل ایک مختصر دور ہو گا۔[4]

احادیث مبارکہ میں لفظ مہدی کا بکثرت استعمال ہوا ہے۔ خلفاء راشدین کو بھی مہدی قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد گرامی ہے:

عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين [5]

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اس کے علاوہ تاریخ اسلامی میں بعض خاص خاص حکمرانوں کے لیے بھی مہدی کا لفظ استعمال کیا ہے مثلا "عمر بن عبد العزیز عباسی خلیفہ عبد الناصر اور محمد بن الحنفیہ " جیسے لوگ قابل ذکر ہیں۔ اہل تشیع کے ہاں عقیدہ ظہور مہدی بڑی شدت سے پایا جاتا ہے ان کے عقیدے کے مطابق مہدی امام غائب محمد بن حسن عسکری ہیں جو امر کی غار میں روپوش ہو چکے ہیں اور قبل از قیامت ظاہر ہو کر حکمرانی کریں گے۔ شیعہ کے فرقہ کیسانیہ کے عقیدہ کے مطابق مہدی اصل میں محمد بن حنفیہ ہیں جو کوہ رضوی پر اپنی قبر میں زندہ ہیں جو وقت پر خروج کریں گے ان کے نزدیک محمد بن حنفیہ اسی طرح مہدی منتظر بن گیا جس طرح اثنا عشری شیعوں کا امام غائب ہے۔[6]

علامہ قرطبی مہدی کا ظہور مغرب سے بتاتے ہیں جبکہ دوسری بہت سی احادیث میں ان کا ظہور شام یا خراسان بتایا گیا ہے قرطبی کے مطابق مہدی مغرب کے ایک پہاڑی مقام سے ظاہر ہوں گے لوگ ان کی بیعت کریں گے اور مکہ مکرمہ میں دوبارہ اصل بیعت کی جائے گی اس طرح ان دونوں اقسام کی احادیث میں تطبیق ہوگئی جس میں ظہور کا مقام مکہ ہی بتایا گیا ہے۔[7]

یاد رہے کہ امت کا ہر دور میں اس پر اجماع رہا ہے کہ اخیر زمانہ میں امت کو کچھ عرصہ زمانہ سعادت نصیب ہو گا جو فی الحقیقت امام مہدی کے خروج اور ان کے عدل و انصاف پر مبنی حکومت کے باعث ہو گا۔ سوائے ابن خلدون کے جنہوں نے احادیث مہدی پر خوب جرح کر کے انہیں نا قابل اعتبار ٹھہرایا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ باوجود ظہور مہدی کے عقیدہ کے منکر ہونے کے بھی وہ لکھتے ہیں:

فهذه جملة الاحاديث لم يخلص منها من النقد الا القليل او الاقل منه[8]

تو یہ جملہ احادیث تنقید و جرح سے نہیں بچ سکیں سوائے تھوڑی یا بہت تھوڑی احادیث کے۔

اس صورت میں گویا ابن خلدون بھی بعض احادیث کی صحت پر یقین کرتے نظر آتے ہیں کیونکہ استشہاد و دلیل کے لیے صرف ایک بھی صحیح حدیث کا ثابت ہونا کافی ہے اس پر تفصیلی بحث اگلے صفحات میں کی جائے گی۔

2. مسیح کا معنی و مفہوم اور تعارف:

ہر انسان کو زندگی میں کسی نہ کسی صورت میں آزمائشی دور سے گزرنا پڑتا ہے یہ آزمائش و مصیبت کبھی انفرادی ہوتی ہے اور کبھی اجتماعی ہوتی کہ جس سے پوری قوم کو آزمایا جاتا ہے۔ جب قوم کسی امتحان میں مبتلاء ہو جاتی ہے تو وہ کسی ایسے شخص کی منتظر ہوتی ہے جو اس کو اس امتحان میں کامیابی سے ہمکنار کرے۔ ایسے شخص کے لیے "مسیحا" کی اصطلاح مستعمل ہے۔

کرہ ارض پر پائی جانے والی ہر قوم کسی نہ کسی مذہب سے منسلک ہوتی ہے ہر مذہب کے اپنے اپنے اعتقادات ہوتے ہیں ہر شیء کے بارے میں ہر مذہب کا اپنا ایک الگ عقیدہ ہوتا ہے جیسا کہ اللہ کی مبارک ہستی کے بارے میں ہر مذہب کا عقیدہ جدا ہے الہامی کتب میں اللہ وحدہ لا شریک ہے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کچھ مذاہب کے بنیادی عقائد میں تحریف ہوئی اور انہوں نے وحدہ لا شریک کے پیغام کی نافرمانی کی، اللہ کے لیے اولاد کو ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کی، انبیاء کی تعلیمات کو بھلا دیا یا تبدیل کر دیا۔ ان سب کے باوجود ایک عقیدہ

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.1.2025

اپنی جگہ بر قرار رہااور وہ آخری مسیحا کا عقیدہ ہے جو لوگوں کو آزمائشوں سے نکال دے گا۔ دنیا کے ہر مذہب میں آنے والے مسیحا کا تصور کسی نہ کسی صورت میں پایا جاتا ہے۔

3. مسیح کا معنی و مفہوم:

والسَّيْحُ: الذَّهابُ في الأرضِ للعبادَةِ، ومنه: المَسيحُ ابنُ مريَمَ[9]

اور السیح کا معنی ہے زمین میں عبادت کے لیے چلنا، اور اسی سے مسیح بن مریم بھی ہیں۔

والسَّيْحُ فَقَالُوا: إِنه مُطلَقُ الذَّهَابِ فِي الأَرْضِ، سواءٌ كَانَ للعِبادةِ أَو غيرِهَا۔۔۔الخ[10]

اور السیح کے معنی میں کچھ حضرات نے کہا کہ زمین میں مطلقا چلنا (سفر) ہے خواہ وہ عبادت کے لیے ہو یا عبادت کے لیے نہ ہو۔ اسی سے مسیح بن مریم علیہما السلام ہیں بعض اقوال کے مطابق ہو زمین گھومتے پھرتے اور جہاں کہیں رات ہوتی وہ اپنے پاؤں کو سیدھا کرتے اور صبح تک نماز پڑھتے۔ اس کا ایک معنی بھٹکنا بھی کیا گیا ہے جیسا کہ کہا گیا کہ وہ لوگ جو زمین میں برائی، فضول باتیں اور لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں تحقیق وہ بھٹک گئے۔

مبحث دوم: مفہومِ 'مسیح' کا لسانی، قرآنی اور سیرتی تجزیہ

مسح الارض، زمین کا چکر لگایا

مسح المهندس قطعة الارض قبل، قاسها ليعلم مساحتها بالامتار المربعة و نحوها و قسمها، حدّد ابعادها[11]

انجینئر نے پہلے زمین کے ٹکڑے کا چکر لگایا، زمین کو ناپا تا کہ مربع میٹر میں اس کو تقسیم کرے اور اس کے طول و عرض کا تعین کرے۔

مسیح کے معنی مبارک، تیل کی مالش کیا ہوا، بہت سیاحت کرنے والا، چاندی کا ٹکڑا، کانا، نابینا، بازو اور جھوٹا بھی مذکور کیے جاتے ہیں۔[12]

مسیحا "مسح" سے مشتق ہے جس کے معنی ہاتھ پھیرنا،

وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ[13]

اپنے سروں پر ہاتھ پھیرو!

یعنی وضو کرتے ہوئے تر ہاتھ کو سر پر پھیرنا اسی طرح عیسی علیہ السلام بھی ہاتھ پھیر کر بیماروں کو شفایاب فرماتے تھے۔ مسیحا حضرت عیسی کا لقب ہے اس کے علاوہ مددگار، ہمدرد، بہترین تعلق ساز اور مخلص کے معنی پائے جاتے ہیں۔

ہمارے ہاں عام طور پر جب مسیح کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے ذہن میں حضرت عیسی علیہ السلام کا تصور آجاتا ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے جو معجزات عطا فرمائے تھے ان میں اندھوں کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرنا اور اللہ کے حکم سے بینائی کا مل جانا، برص والے مریض کو چھو کر صحت یاب کرنا یہاں تک کہ مردہ کو زندہ کرنا بھی ان کے معجزات میں شامل ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ أَنِّي قَدۡ جِئۡتُكُم بِـَٔايَةٖ مِّن رَّبِّكُمۡ أَنِّيٓ أَخۡلُقُ لَكُم مِّنَ ٱلطِّينِ كَهَيۡـَٔةِ ٱلطَّيۡرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيۡرَۢا بِإِذۡنِ ٱللَّهِۖ وَأُبۡرِئُ ٱلۡأَكۡمَهَ وَٱلۡأَبۡرَصَ وَأُحۡيِ ٱلۡمَوۡتَىٰ بِإِذۡنِ ٱللَّهِۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأۡكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمۡۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَةٗ لَّكُمۡ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ[14]

اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو گا، کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانیاں لایا ہوں، میں تمہارے لئے پرندے کی شکل کی طرح مٹی کا پرندہ بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور جو کچھ تم کھاؤ اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرو میں تمہیں بتا دیتا ہوں، اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے، اگر تم ایمان لانے والے ہو۔

پہلا قول: اس کی اصل کے بارے میں ہے کہ مسیح اصل میں مسیح بروزن مفعل سین کے سکون اور یا کے کسرہ کے ساتھ تھا پھر یا کی حرکت نقل کر کے سین کو دے دے اور یا ساکن کر دیا کیونکہ یا پر اہل عرب کے نزدیک کسرہ ثقیل اور گراں ہوتا ہے۔

دوسرا قول: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام جس بھی مریض کے بدن پر ہاتھ پھیر دیتے اس کا مرض دور ہو جاتا اور وہ تندرست ہو جاتا تھا اور اگر کسی مردے کو چھو لیتے تو وہ زندہ ہو جاتا تھا اور یہ لفظ اس جگہ اسم فاعل کے اوزان میں سے ہے یعنی مسیح (بروزن فعیل) یعنی ماسح (بروزن فاعل) ہے۔

تیسرا قول: ابراہیم نخعی، امام اصمعی اور ابن الاعرابی تینوں کا قول ہے المسیح کا معنٰی "الصدیق "یعنی دوست ہے۔

چوتھا قول: ابو عبید نے کہا: میرا خیال ہے کہ یہ لفظ اصل میں " ھاماشیا تھا پھر اس کو عربیا لیا گیا ہے تو "مسیّا" " بن گیا۔ یہود اسی طرح بولتے ہیں۔

پانچواں قول: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک قول یہ بھی ہے اور یہ قول حضرت عطاء رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ. سے روایت کیا ہے کہ مسیح کا نام مسیح اس لیے رکھا گیا ہے کہ ان کے پاؤں ہموار ہیں اور ان کے پاک کا وہ حصہ نہیں ہے جو زمین سے نہ لگتا ہو" کان امسح الرجل لیس لرجله أخمص "اور اخمص پاؤں کے اس نچلے حصہ کو کہتے۔ ہیں جو زمین کو نہ لگے اور جب کسی کے پاؤں ہموار ہوں اور اس کے تلووں میں وہ حصہ نہ ہو جو زمین کو نہ چھوتا ہو تو ایسے شخص کو امسح الرجل اور الحمص الرجل " کہتے ہیں اور ایسے پاؤں کو "قدم رحاء "اور" رجل رحاء "اور آدمی کو "رجل ارح" کہتے ہیں اور" امراۃ رحاء "ہموار پاؤں والی عورت۔

چھٹا قول: ایک قول یہ ہے کہ مسیح کا معنی " تیل لگایا ہوا ہے روایت ہے کہ آپ ماں کے شکم سے پیدا ہوئے تو اس طرح تھے جیسے آپ کے بدن پر تیل لگایا ہوا ہو تو مسیح کا معنی ہوا: "ممسوح بالدھن، تیل ملا ہوا ملائم جسم والا۔

ساتواں قول: بعض نے کہا کہ آپ کو مسیح کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ کی ولادت ہوئی تو آپ کے بدن پر تیل لگا کر مالش کی گئی تھی۔

آٹھواں قول: امام ابو اسحاق الجوینی اپنی کتاب "غریب الکبیر میں لکھتے ہیں:"هو اسم خصه الله تعالى به او لمسح زكريا "اس نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو خاص کیا ہے یا اس وجہ سے ان کو مسیح کہا جاتا ہے کہ حضرت زکریا نے آپ کے بدن پر دست مبارک پھیر کر ان کو بابرکت فرمایا تھا۔

نواں قول: لغت میں مسیح کے معنی خوبرو کے بھی آتے ہیں، عربی محاورہ میں حسین و جمیل چہرے والے کے لیے بولا جاتا ہے "علی وجهه مسحة من جمال و حسن

دسواں قول: المسیح اور اسی طرح المسیحۃ کا معنی لغت میں چاندی کا ٹکڑا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام بھی سیمیں تن سفید سرخ رنگ لیے ہوئے آدمی تھے کشادہ سینہ والے سمارٹ اور خوب گٹھے بدن کے مالک تھے۔

گیارہواں قول: المسیح لغت میں عرق الخیل یعنی گھوڑے کے پسینے کو کہتے ہیں اہل لغت استشہاد کے طور پر عجاج کے شعر کا یہ مصرعہ پیش کرتے ہیں۔

اذا الجياد فضن بالمسيح يعنى العرق

جب گھوڑے پسینہ سے شرابور ہو گئے اور ٹپ ٹپ ان کا پسینہ بہنے لگا یا اس وقت گھوڑوں تک کے پسینے چھوٹ گئے۔

بارہواں قول: المسیح کا معنی الجماع بھی آتا ہے ابن فارس نے اپنی کتاب الجمل" میں کہا کہ " مسحها إذا جامعها مسح کا معنی مرد کا اپنی بیوی سے جماع کرنا ہے۔

تیرہواں قول: یہ ہے کہ المسیح کا معنی السیف (تلوار) ہے یہ قول ابو عمرو مطرز کا ہے۔

چودھواں قول: یہ ہے کہ المسیح بمعنی المکاری (بازوؤں کا ضخیم ہونا قدم کے پنجوں کا قریب ہونا اور ایڑیوں کا دور ہونا، پنڈلیوں کا باریک ہونا)۔

پندرہواں قول: المسیح: زمین میں سیاحت کرنے والا یہ قول لغت کے ایک معتبر عالم ابو العباس احمد بن یحیٰ بن ثعلب کا ہے۔ حضرت عیسی علیہ السلام کا نام المسیح اس وجہ سے ہے کہ وہ کبھی شام میں ہوں گے تو کبھی مصر میں کبھی ساحل سمندر پر تو کبھی صحرا اور بیابان میں موجود ہوں گے یعنی ان کی زندگی مسلسل سفر و سیاحت سے عبارت ہو گی بہت زیادہ سیر و سیاحت کرنے والے اور جہان گشت و جہاں گرد ہوں گے اسی طرح المسیح الدجال بھی زمین میں بہت گھومنے پھرنے والا ہو گا۔

سولہواں قول: شیخ ابو الخطاب این رویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پوری سند کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ امام ابو الحسن القابسی رحمہ اللہ کے تعالیٰ سے حافظ قاری ابو عمر الدوانی نے سوال کیا: كيف يقرا المسيح الدجال" "المسيح الدجال" کا تلفظ کیسے کیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

میم کے فتحہ اور سین کی تخفیف کے ساتھ جیسے المسیح بن مریم کا تلفظ ہے۔ عیسی علیہ السلام کو تو اس لیے مسیح کہتے ہیں ان کا چھونا بابرکت ہوتا ہے اور دجال کو مسیح اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ ممسوح العین یعنی کانا ہے۔

سترہواں قول: یہ ہے کہ دجال کا نام مسیح اس وجہ سے رکھا ہے کہ اس کی ایک آنکھ ہو گی اور نہ ابرو۔ ابن فارس نے کہا کہ مسیح کے چہرہ کی ایک شق ممسوح ہو گی جیسے پونچھ کر صاف اور سپاٹ کر دی گئی ہو یعنی ایک طرف کی اس کی آنکھ اور ابرو نہیں ہوں گے اس لیے دجال کا نام مسیح رکھا گیا ہے۔ پھر انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

وان الدجال ممسوح العين عليها ظفرة غليظة.[15]

بے شک دجال کی آنکھ کانی ہو گی اور اس کے اوپر ایک موٹی پھلی ہو گی۔

اٹھارہواں قول: مسیح دجال کا خاص طور پر یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ جھوٹ بہت بکے گا اور اس لحاظ سے مسیح کا معنی ہے۔ کذّاب یعنی بہت جھوٹ بولنے والا اس کا جھوٹ یہ ہو گا کہ وہ لوگوں سے کہے گا میں خدا ہوں اور یہ بشر کا جھوٹ ہے اس لیے اللہ تعالی نے اس کو بد شکلی اور عار کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

انیسواں قول: المسیح کا معنی سرکش اور خبیث ہے۔ اس میں ایک قول التمسیح بھی ہے ابن فارس نے کہا اس کا معنی ہے بہت جھوٹ بولنے والا اسی طرح التمساح الف کے ساتھ بھی ہے۔

بیسواں قول: یہ ہے کہ دجال کو مسیح اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ اس جگہ مسیح بروزن فعیل معنی ماسح یعنی فاعل کے معنی میں ہے سیاحت کرنے والا اس میں اور پندرہویں قول میں فرق یہ ہے کہ وہ خاص زمین قطع کرنے کے معنی میں تھا اور یہاں مراد ہے کہ وہ چالیس راتوں میں مکہ اور مدینہ کو چھوڑ کر تمام شہروں کو قطع کرلے گا اور تمام بلادِ دنیا میں گھوم نکلے گا۔

اکیسواں قول: المسیح کا معنی ہے نقش مٹا درہم ابن فارس نے کہا، یہ معنی "دجال کانا" کے بالکل مطابق ہے کیونکہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہو گا اور یہ نہایت بدصورتی اور قباحت ہے۔

بائیسواں قول: حافظ ابونعیم نے اپنی تالیف کتاب دلائل النبوۃ " میں لکھا ہے کہ ابن مریم کا نام مسیح اس لیے ہے کہ اللہ تعالی نے ان کو گناہوں سے پاک بنایا ہے۔

تئیسواں قول:[16] حافظ ابونعیم نے فرمایا ہے کہ عیسی بن مریم کا نام مسیح اس وجہ سے ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کے جسم پر برکت کے لیے ہاتھ پھیرا تھا اور اللہ تعالی کا قول ہے

وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ[17]

اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں بھی ہوں۔

اسی وجہ سے بچانے اور نئی زندگی عطا کرنے والے کے لیے مسیحا کا لفظ بولا جاتا ہے خاص طور پر ڈاکٹرز کے لیے لفظ مسیحا بہت مستعمل ہے لیکن یہاں لفظ مسیحا کا لفظ استعمال کرتے وقت کوئی بھی مذہبی نظریہ پیش نظر نہیں ہوتا

اگر ادیان میں دیکھا جائے تو مسیحا اس کو کہتے ہیں جو انسانوں کو مصیبتوں سے نجات دلائے گا، دنیا میں موجود زندہ ادیان کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ تمام ادیان تاریخ کے اختتام پر ایک مسیحا کے منتظر ہیں جو آکر دنیا سے ظلم کو ختم کر دے گا اور دنیا کو عدل و انصاف سے بہر دے گا۔ دنیا کا ہر مذہب ایک مسیحا (نجات دہندہ) کا منتظر ہے جو اس دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا ہر مذہب میں نام کے اختلاف کے ساتھ ایک مسیحا کا تصور موجود ہے جو دنیا کے اختتام پر ظہور پذیر ہو گا ہر مذہب میں مسیحا کے آنے کے وقت کے حالات کا منظر بھی پیش کیا جاتا ہے۔

مبحث سوم: عقیدہ مہدی و نزول مسیح علیہ السلام کا تاریخی ارتقاء

عقیدہ مہدی و نزول مسیح علیہ السلام کے تاریخی ارتقاء کو سمجھنے کے لیے ذیل میں تفصیلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے، جس میں قرآنی آیات، احادیث، تاریخی شواہد، اور علمی حوالہ جات شامل ہیں۔ ہر اہم نکتے کے ساتھ متعلقہ حوالہ جات دیے گئے ہیں تاکہ موضوع کی صداقت اور گہرائی واضح ہو۔

.1 ابتدائی اسلامی دور (صدرِ اسلام)

قرآنی بنیاد : قرآن مجید میں مہدی کا براہ راست ذکر نہیں، لیکن نزول مسیح سے متعلق بعض آیات کی تفاسیر اس عقیدے سے منسوب کی جاتی ہیں۔

مثلاً :سورہ آل عمران" (3:55): **إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ**"اس آیت کی بعض تفاسیر (جیسے تفسیر ابن کثیر) میں عیسیٰ علیہ السلام کی رفع الی اللہ اور آخر الزماں میں واپسی کا ذکر ہے۔

سورہ الزخرف" (43:61): **وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ**"، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق یہ آیت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی سے متعلق ہے (تفسیر طبری، جلد 25، ص 88)۔

احادیث نبوی : مہدی اور نزول مسیح کے عقائد کی بنیادیں احادیث پر قائم ہیں۔ چند اہم روایات :

مہدی کے بارے میں" : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي" (سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، حدیث نمبر 4282)۔

نزول مسیح" : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلاً" (صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، حدیث نمبر 3449؛ صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث نمبر 155)۔

.2اموی وعباسی دور(661-1258ء)

سیاسی استعمال :اموی دور میں مہدی کے تصور کو بعض تحریکوں نے سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا۔ عباسی انقلاب (750ء) کے دوران، عباسیوں نے مہدی کے نام پر عوامی حمایت حاصل کی(The Cambridge History of Islam, Vol. 1A, p. 103) ۔

مثال: ابوالعباس السفاح کو بعض حوالوں میں "مہدایت یافتہ" کے طور پر پیش کیا گیا(طبری، تاریخ الرسل والملوک، جلد7، ص427)۔

مسیح کی واپسی :اس دور میں صلیبی جنگوں کے تناظر میں نزول مسیح کا عقیدہ عیسائی- مسلم مکالمات کا حصہ بنا۔ عیسائیوں کے مسیحیہ نظریات کے مقابلے میں اسلامی روایات نے عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی کو شریعت محمدی کے تابع پیش کیا(The History of al-Tabari, Vol. 34, p. 89) ۔

.3مختلف مکاتب فکر کا کردار

اہل سنت :

مہدی کو ایک عادل رہنما کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو آخر الزماں میں ظہور کرے گا۔ احادیث کے مطابق، مہدی کا نام محمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر4086)۔

نزول مسیح کے بارے میں روایات میں عیسیٰ علیہ السلام دجال کو شکست دیں گے اور شریعت محمدی پر عمل کریں گے(صحیح مسلم، حدیث نمبر2937)۔

اہل تشیع :

شیعہ عقیدے میں مہدی بارہویں امام، محمد بن حسن عسکری ہیں، جو874ء سے غیبت کبریٰ میں ہیں۔ ان کا ظہور عدل و انصاف کے قیام کے لیے ہوگا (الکافی، شیخ کلینی، جلد1، ص341)۔

نزول مسیح کو مہدی کے ظہور کے تابع سمجھا جاتا ہے، جہاں عیسیٰ علیہ السلام مہدی کی امامت میں نماز ادا کریں گے(بحار الانوار، علامہ مجلسی، جلد51، ص66)۔

صوفیانہ تشریحات :

بعض صوفیاء نے مہدی کو روحانی ہدایت کی علامت سمجھا۔ ابن عربی نے مہدی کو "خاتم الاولیاء" سے تعبیر کیا(الفتوحات المکیہ، جلد3، ص327)۔

.4عثمانی دور سے استعماری دور(1300-1900ء)

مہدی تحریکیں :

سوڈان کی مہدی تحریک(1881ء) : محمد احمد السوڈانی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور برطانوی استعمار کے خلاف جہاد کیا (Holt, P.M., The Mahdist State in the Sudan, 1958, p. 45)۔

قادیانی تحریک(1889ء) :مرزا غلام احمد نے مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا، جس سے اہل سنت اور شیعہ مکاتب میں تنازعات پیدا ہوئے (Friedmann, Yohanan, Prophecy Continuous, 1989, p. 114)۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

نزول مسیح :اس دور میں عیسائی مشنری سرگرمیوں کے تناظر میں نزول مسیح کے عقیدے پر بحثیں ہوئیں۔ اسلامی علما نے عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی کو شریعت محمدی کے تابع ثابت کیا(الجواب الصحیح، ابن تیمیہ، جلد4، ص322)۔

.5 جدید دور (بیسویں صدی سے اب تک)

سیاسی وسماجی اثرات :

ایران کے اسلامی انقلاب (1979ء) میں مہدی کے ظہور کے انتظار کو سیاسی تحریک سے جوڑا گیا (Arjomand, Said Amir, The Shadow of God and the Hidden Imam, 1984, p. 243)۔

بعض شدت پسند گروہوں، جیسے داعش، نے مہدی کے تصور کو اپنے ایجنڈے کے لیے استعمال کیا (McCants, William, The ISIS Apocalypse, 2015, p. 99)۔

عالمی تناظر :آخر الزماں کے نظریات نے مہدی اور مسیح کے عقائد کو عالمی مکالمات کا حصہ بنایا۔ عیسائی اور یہودی آخر الزماں کے نظریات کے ساتھ تقابلی مطالعہ عام ہوا(Filiu, Jean-Pierre, Apocalypse in Islam, 2011, p. 67) ۔

میڈیا و ثقافت :فلموں، ڈراموں، اور ادب نے مہدی اور مسیح کے تصورات کو پاپ کلچر کا حصہ بنایا، جیسے کہ ایرانی فلم The Messiah (2007)۔

.6 معاصر تناظر

مقبولیت و تنوع :مہدی اور نزول مسیح کے عقائد مختلف مسلم معاشروں میں متنوع شکلوں میں موجود ہیں۔ بعض گروہ انہیں لفظی مانتے ہیں، جبکہ دیگر علامتی تشریحات کرتے ہیں (Cook, David, Contemporary Muslim Apocalyptic Literature, 2005, p. 123)۔

علمی مباحث :تقابلی مذہبیات میں مہدی اور مسیح کے عقائد کا مطالعہ عیسائی اور یہودی نظریات کے ساتھ کیا جاتا ہے (Smith, Jane I., Islam and Christology, 1987, p. 89)۔

عقیدہ مہدی و نزول مسیح کا تاریخی ارتقاء قرآنی آیات، احادیث، اور تاریخی سیاق وسباق سے شروع ہو کر مختلف ادوار میں سیاسی، سماجی، اور مذہبی عوامل سے متاثر ہوا۔ صدر اسلام میں یہ عقیدہ بنیادی طور پر دینی تھا، لیکن اموی، عباسی، اور استعماری ادوار میں اس کا سیاسی استعمال بھی ہوا۔ جدید دور میں یہ عقیدہ عالمی مکالمات، میڈیا، اور علمی مباحث کا حصہ ہے۔ مختلف مکاتب فکر نے اسے اپنے تناظر میں تشریح کیا، جس سے اس کی گہرائی اور تنوع میں اضافہ ہوا۔

خلاصہ بحث

زیرِ نظر تحریر میں عقیدہ مہدی و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کو ایک تحقیقی و تنقیدی زاویے سے پرکھا گیا ہے۔ یہ بات واضح کی گئی ہے کہ اگرچہ قرآن میں اس عقیدے کا براہِ راست ذکر موجود نہیں، لیکن احادیث کی روشنی میں یہ عقیدہ تواتر تک پہنچا ہوا ہے۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں

اس عقیدے کو سیاسی مفادات کے لیے استعمال کیا گیا، بعض لوگوں نے جھوٹے دعوے کیے اور بعض نے مکمل انکار کیا۔ ان تمام فکری انحرافات سے ہٹ کر اس تحقیق میں متوازن اور اعتدال پسندانہ موقف اختیار کیا گیا ہے، تاکہ امت اس عقیدہ کو اس کی اصل روح کے مطابق سمجھے۔ خلاصہ یہ کہ مہدی و عیسیٰؑ کا عقیدہ امت مسلمہ کے لیے ایک حوصلہ افزا امید اور اصلاحی پیغام رکھتا ہے، بشرطیکہ اسے قرآن و سنت کی روشنی میں درست انداز میں سمجھا جائے۔

تجاویز و سفارشات

1. **اعتدال پر مبنی مطالعہ:** مہدی اور عیسیٰؑ کے عقائد کا مطالعہ انتہائی علمی، غیر جانب دار اور متوازن انداز میں کیا جائے، نہ افراط نہ تفریط۔
2. **فرقہ واریت سے اجتناب:** ان عقائد کو فرقہ وارانہ رنگ دینے اور سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنے سے پرہیز کیا جائے۔
3. **علمی تحقیق کو فروغ:** مدارس، جامعات اور تحقیقاتی اداروں میں عقائدِ موعود پر تحقیق کو فروغ دیا جائے تاکہ صحیح تعبیر عام ہو۔
4. **باطل دعووں کی تردید:** ماضی یا حال میں جھوٹے مہدی یا موعود ہونے کے دعویداروں کی سچائی قرآن و سنت کی روشنی میں پرکھی جائے اور عوام کو گمراہی سے بچایا جائے۔
5. **اصلاحِ نفس اور عمل پر زور:** مہدی و عیسیٰؑ کے انتظار کے بجائے خود اپنی انفرادی اور اجتماعی اصلاح پر زور دیا جائے، یہی ان عقائد کا اصل پیغام ہے۔

حوالہ جات

1. Ibn Manẓūr, Muḥammad ibn Mukarram, *Lisān al-ʻArab* (Beirut: Dār al-Kutub, ca. 2000), 3: 285.
2. *Al-Qāmūs al-Waḥīd* (Beirut: Dār al-Kutub, ca. 2000), 2: 1587.
3. *Encyclopaedia Britannica* (Chicago: Encyclopaedia Britannica, Inc., n.d.), vol. [not specified]: 631.
4. *The Oxford Encyclopedia of the Modern Islamic World* (Oxford: Oxford University Press, n.d.), 1: 441–442.
5. Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash‘ath, *Sunan Abī Dāwūd* (Beirut: Dār al-Kutub, ca. 2000), ḥadīth 4607.
6. Al-Shahrastānī, Muḥammad ibn ‘Abd al-Karīm, *Al-Milal wa al-Niḥal wa al-Ahwā’ wa al-Niḥal* (Beirut: Dār al-Kutub, ca. 2000), 1: 236–237.
7. Al-Qurṭubī, Aḥmad ibn ‘Umar, *Al-Tadhkira fī Aḥwāl al-Mawtā wa Umūr al-Ākhira* (Beirut: Dār al-Kutub, ca. 2000), 515.
8. Ibn Khaldūn, ‘Abd al-Raḥmān, *Muqaddima Ibn Khaldūn* (Beirut: Dār al-Kutub, ca. 2000), 149.
9. Fīrūzābādī, Abū Ṭāhir Muḥammad ibn Ya‘qūb, *Al-Qāmūs al-Muḥīṭ* (Beirut: Mu’assasat al-Risāla lil-Ṭibā‘a wa al-Nashr wa al-Tawzī‘, 2005), 225.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

10. Al-Zabīdī, Muḥammad Murtaḍā, *Tāj al-ʻArūs min Jawāhir al-Qāmūs* (Kuwait: Dār al-Turāth, 2001), 6: 491.
11. *Al-Muʻjam al-Wasīṭ* (Cairo: Dār al-Salām, 4th ed., n.d.), 2: 223.
12. *Rekhta Dictionary*, s.v. "Messiah," accessed May 13, 2024, https://rekhtadictionary.com/meaning-of-messiah.
13. Al-Mā'ida, 5:6.
14. Āl ʻImrān, 3:49.
15. Al-Qushayrī, Abū al-Ḥusaīn, Muslim ibn Ḥajjāj, *Al-Ṣaḥīḥ al-Muslim* (Beirut: Dār al-Kutub, ca. 2000), 1: ḥadīth 2934.
16. Maryam, 19:31.